## اخبار احمدیہ

لاہور ۷ اکتوبر ۱۹۴۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار اور چکر آنے کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں:

— محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو سینہ میں Congestion معمول سے زیادہ ہے۔ اور اس لئے بخار بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ شام کے قریب ایک سو ایک تھا۔ کمزوری زیادہ ہے۔ دل کی حالت بدستور ہے۔ احباب نواب صاحب کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:

## ناقابل استعمال قرار دی ہوئی اشیاء کو قابل استعمال بنانے والا

### ایک کامیاب ادارہ

لاہور ۷ اکتوبر۔ آج ملٹری اور عوام کے درمیان افسر رابطہ کے طفیل اخبار نویسوں کو لاہور آرڈیننس ڈپو کے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ ڈپو صرف ملٹری کی ضروریات پورا کرتا ہے۔ جس کا بڑا مقصد یہ ہے کہ ملٹری کی کوئی شے بھی ضائع نہ ہونے دی جائے۔ چنانچہ ناقابل قرار دی ہوئی اشیاء اور کپڑے یہاں از سر نو صحت۔ مرمت پاتے ہیں اور تازہ بتازہ۔ نو بہ نو بنا کر پھر مختلف یونٹوں میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ مزدوروں کے لئے باقاعدہ ویلفیر سوسائٹی قائم ہے۔ جس سے وہ بوقت ضرورت معمولی قرضے بھی لے سکتے ہیں۔ ڈپو کے اعلیٰ افسر نے بتایا کہ زیادہ درخت اگاؤ کی مہم کے سلسلے میں ہم نے بھی ایک ہزار درخت لگائے تھے۔ جن میں سے آٹھ سو درخت اگ آئے ہیں۔

ایک کواپریٹو سوسائٹی کے ماتحت اناج وغیرہ کی آمد و رفت کا حساب رکھا جاتا ہے۔ اور ڈپو کے کارکنوں کو اناج سستی شرحوں پر مہیا کیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال میں اس سوسائٹی کو اس کاروبار میں ۳ ہزار روپیہ نفع رہا ہے۔ سب ڈپو میں چھوٹے مزدوروں کی ایک کالونی ہے۔ جس میں ۲۰۰ شادی شدہ کارکن رہتے ہیں۔ گو اس وسیع و عریض ماحول میں ہر طرف درخت ایستادہ فصلیں لمبی لمبی گھاس ہے۔ لیکن حفظان صحت کا انتظام اس قدر معقول ہے کہ گزشتہ موسم ملیریا میں صرف ۲ کارکن ہی ملیریے سے بیمار ہوئے ہیں:

— لنڈن ۷ اکتوبر چینی حکومت کو تسلیم کرنے یا نہ کرنے کے سلسلہ میں دولت مشترکہ کے ممالک میں سفارتی ذرائع سے گفتگو شروع ہو گئی ہے

## فضائی مسافروں پر ٹیکس

رنگون ۷ اکتوبر۔ یکم اکتوبر سے رنگون سے ہر اس مسافر سے جو بذریعہ ہوائی سروس سفر کیا کرے گا۔ دو روپے فی کس کے حساب سے ٹیکس وصول کیا جایا کرے گا:

یاد رہے کہ اس سے پہلے یہ ٹیکس صرف بحری مسافروں سے وصول کیا جاتا تھا۔ اور فضائی مسافر اس سے مستثنیٰ تھے۔ لیکن اب انہیں بھی اس زمرے میں شامل کر لیا گیا ہے۔ البتہ بچے اور عورتیں اس سے مستثنیٰ ہوں گے (اسٹار)

# پاکستان کی سرحدوں کے پاسبانوں کے معیار زندگی کو بلند کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائیگی

چمن ۷ اکتوبر۔ چمن میں بلوچستان کے قبائلی ملکوں اور دیگر معتدر سرداروں کے ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے پاکستان کے گورنر جنرل والا حضرت خواجہ ناظم الدین نے کہا کہ حکومت پاکستان کشمیر کے متعلق آپ کے جذبات کا پورا پورا احساس ہے۔ اور وہ اس مسئلے کا کوئی پرامن اور منصفانہ حل تلاش کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی۔ قبائلی سرداروں کے اعلان وفاداری کو پسند کرتے ہوئے والا حضرت نے فرمایا آپ پاکستان کی سرحدوں کے پاسبان ہیں۔ اور بلا شبہ آپ میں اس کی سرحدوں کی پاسبانی کی پوری پوری صلاحیت بھی موجود ہے۔ حکومت آپکی اقتصادی۔ ثقافتی اور معاشی ترقی و بہبود کا مصمم ارادہ کر چکی ہے اس سلسلے میں مجوزہ سکیموں کو بہت جلد عملی جامہ پہنا دیا جائے گا:

حضور گورنر جنرل آج موٹر میں پاک افغان سرحد پر چمن میں تشریف لے گئے۔ اس ۷۰ میل کے لمبے سفر میں جگہ جگہ ہزاروں قبائلیوں نے آپ کو مرحبا کہا۔ فرط مسرت سے ہوائی فائر کئے۔ اور مٹھائی پیش کی بعض مقامات پر تو گورنر جنرل کو شکریے کے طور پر موٹر سے اترنا پڑا۔ چمن میں قبائلی ملکوں کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک سپاسنامہ اور کشمیری مہاجرین کی امداد کے لئے ایک تھیلی پیش کی گئی۔ سپاسنامے میں پاکستان سے عہد وفاداری کی تجدید کی گئی۔ کہ ہم اپنے اس محبوب ملک کی سالمیت اور وقار کو برقرار رکھنے کے لئے کسی قسم کی قربانی سے گریز نہیں کریں گے۔ اور ہم نے اپنے لئے جو راستہ تجویز کر لیا ہے۔ دشمن کا پروپیگنڈا ہمیں اس سے ہرگز بھٹکا نہیں سکتا۔ قبائلیوں نے کہا کہ وہ کشمیری بھائیوں پر ڈوگرہ راج کے مظالم اور ہندوستانیوں کے توڑے ہوئے مصائب کا ذکر بے حد بے قرار ہیں۔ اور جلد از جلد اس عقدے کا منصفانہ حل چاہتے ہیں۔

— سرینگر ۷ اکتوبر۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں راشٹریہ سیوک سنگھ اور پرجا پرشد کے کارکنوں کی سرگرمیاں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ غیر ملکی طلباء یہاں کھلم کھلا اسلحہ جمع کر رہے ہیں۔

— لنڈن ۷ اکتوبر پاکستان کے وزیر خزانہ کل شام لنڈن پہونچ گئے ہیں۔ آپ ۹ اکتوبر کو پاکستان کے روانہ ہو جائیں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ آپ کراچی کے لئے روانہ ہونے سے پہلے برطانیہ کے وزیر خزانہ سر سٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کریں گے:

## لیاقت عباس ملاقات

کراچی ۷ اکتوبر۔ آج آزاد کشمیر حکومت کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس نے پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خان سے ملاقات کی۔ کل صدر آزاد کشمیر حکومت سردار محمد ابراہیم خان بھی وزیر اعظم سے ملاقات کریں گے۔

## آج مشرقی جرمنی میں جمہوری حکومت کا قیام عمل میں آجائیگا

لنڈن ۷ اکتوبر۔ توقع کی جاتی ہے کہ جونہی آج برلن میں جرمنی کے مشرقی حصے میں حکومت کے قیام کا اعلان ہوگا۔ سارے یورپ میں ایک نئی سرد جنگ شروع ہو جائیگی سٹار کے سفارتی نامہ نگار کا کہنا ہے کہ مجوزہ کابینہ کی فہرست میں وزیر خارجہ کا عہدہ بھی شامل ہے۔ یاد رہے کہ اگر عوامی کونسل نے اس بات کو منظور کر لیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ برلن کی حکومت کے واسطے کمیونسٹ پروپیگنڈا ہوا کرے گا۔ یہ بھی تجویز زیر غور ہے کہ کابینہ میں آٹھ کلیدی آسامیاں کمیونسٹوں کو دی جائیں۔

روسی خطے کی عیسائی جمہوری یونین نے مذکورہ بالا تجویزوں کی سخت مزاحمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ پہلے عوام سے استصواب کر لیا جائے لیکن کمیونسٹ جو انتخابات کا التوا چاہتے ہیں اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ انتخابات اس نئی حکومت کے قیام کے کم از کم ایک سال بعد کرائے جائیں۔

مغربی حلقوں میں اس نئی حکومت کو اگر یہ مذکورہ بالا لائنوں پر قائم ہوئی۔ تو روس کی کٹھ پتلی حکومت سے زیادہ اہمیت نہ دی جائے گی:

— رنگون ۷ اکتوبر۔ حکومت برما اور پاکستان کے درمیان برما سے چاول برآمد کرنیکے متعلق گفتگو اس ہفتے انجام پا جائیگی

## عرب پالیسی مرتب کی جائیگی

دمشق ۷ اکتوبر۔ سٹار کے نمائندہ خصوصی کو موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تمام عرب ممالک کے اکابر عنقریب کسی عرب ملک کے دار الحکومت میں کانفرنس کریں گے۔ اس کانفرنس میں عرب ممالک کی آئندہ پالیسی ترتیب دی جائے گی۔

## لنڈن میں ماہرین طب کا اجلاس

لنڈن ۷ اکتوبر۔ لنڈن میں ۱۰ اکتوبر سے ۱۵ اکتوبر تک چالیس مختلف ممالک کے ماہرین طب کا اجلاس ہوگا۔ یہ اجلاس برطانیہ کی میڈیکل ایسوسی ایشن نے بلایا ہے۔ جو دنیا کی سب سے پرانی طبی ایسوسی ایشن ہے۔ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔ ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل لاہور
۸ راکتوبر ۱۹۴۹ء

# اتحاد کا پہلا سبق

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے ربوہ کی مرکزی مسجد کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے جو تقریر فرمائی اس میں نبی اُمّی رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے اس عظیم الشان واقعہ کا ذکر بھی فرمایا ہے جب کعبۃ اللہ کی تعمیر جدید پر سرداران عرب حجر اسود کے حق نصب پر جھگڑ پڑے تھے اور ہر ایک اپنے ہی حق پر اڑ گیا تھا اور خطرہ ہو گیا تھا کہ وہ آپس میں کٹ مریں گے۔ ایسے نازک موقع پر ان کے دل میں اللہ تعالےٰ نے ایک ایسی بات ڈالی کہ جو بظاہر تو شاید معمولی سی معلوم ہوتی ہے۔ مگر اس میں آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان رحمۃ للعلمین کی پہلی جھلک نظر آتی ہے۔

عرب ایک نہایت جنگجو اور تیز مزاج قوم ہے اور ذرا سی بات پر قبائل آپس میں لڑ پڑتے تھے تلواریں کھیچ جاتی تھیں۔ خون کی ندیاں بہ جاتی تھیں کسی بات پر ان کا متفق ہو جانا آسان نہ تھا۔ جب ایک دفعہ طبیعتوں میں الجھاؤ پڑ جاتا تو بغیر کشت و خون کے مشکل ہی سے سلجھتا تھا۔ اسلئے اس نازک موقعہ پر ان کا اس بات پر رضامند ہو جانا کہ جو شخص پہلے آئیگا۔ جو فیصلہ کرے گا سب کو منظور ہوگا۔ معجزہ سے کم نہ تھا۔ خواہ کوئی مانے یا نہ مانے اس میں تصرف الٰہی ضرور تھا کیونکہ جو شخص اس فیصلہ کے مطابق پہلے نمودار ہوا اور اس نے جو فیصلہ کیا وہ اور اس کی آئندہ زندگی اس پر شاہد ہے کہ قبائل کا یہ فیصلہ محض اتفاق نہ تھا۔ بلکہ مشیّت الٰہی سے تھا۔

حجر اسود صرف ایک تھا اور ایک ہی دفعہ اپنے مقام پر نصب کیا جا سکتا تھا۔ لیکن حق نصب کے دعویدار کئی ایک تھے۔ بظاہر ایک ہی شخص یہ فرض سرانجام دے سکتا تھا۔ اگر زیادہ حجر اسود ہوتے تو فیصلہ آسان تھا چونکہ کوئی بھی اپنا حق چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھا۔ ایسی صورت میں تلواروں کا تڑپ کر میان سے نکل پڑنا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔

معاملہ کعبۃ اللہ کا تھا وہ عبادت گاہ جسکے گرد تمام دنیا کے مقدسوں کا جمع ہونا مقدر ہو چکا تھا اور وہ ذات بھی ظہور کر چکی تھی۔ جس کے ہاتھ پر ان کو جمع ہونا تھا۔ اس لئے ضرور تھا کہ تمام دنیا کی قوموں کے آئندہ اتحاد کی تمثیل اس واقعہ سے دکھائی جاتی۔ چنانچہ جو فیصلہ رحمۃ للعالمین نے فرمایا اس پر سب سرداران عرب کو متفق ہونا پڑا اور عرب اس عذاب سے بچ گیا اور کعبۃ اللہ ایک بار پھر امن کا گھر ثابت ہو گیا۔

مشرکین عرب قبائل کی طرح آج پھر دنیا کی بڑی بڑی اقوام ایک دوسرے سے بگڑی ہوئی ہیں ہر ایک کا دعوےٰ ہے کہ وہی امن کا حجر اسود زندگی کی دیواروں میں نصب کرنے کی حقدار ہے۔ امریکہ کہتا ہے کہ میں اسلئے ایٹم بموں کا ذخیرہ جمع کر رہا ہوں کہ دنیا میں امن کا قیام ہو سکے روس کہتا ہے۔ کہ مجھ سے بڑھ کر کوئی دوسرا امن کا حامی نہیں ہے امریکہ اور برطانیہ تو جنگ کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ دونوں فریقوں کے حماتی ہیں۔ پھر کئی دوسری قومیں ہیں جو ان دونوں کو گمراہ سمجھتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک اپنی اپنی جگہ قیام امن کی دعویدار ہے۔

آج پھر دنیا کے تمام مشرک سردار جھگڑے کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ آج پھر دنیا کی قومیں ایک "حکم" کی تلاش میں ہیں جو ان کے تنازعہ کا فیصلہ کرے اور امن کے حجر اسود کو اپنے مقام پر اس طرح رکھ دے کہ سب متفق ہو جائیں اور دنیا اس تباہی سے بچ جائے جو اسکے سر پر منڈلا رہی ہے۔ ایسا حکم کونسا ہو سکتا ہے؟ وہی جو اس ہی کے نقش قدم پر چل کر آتا ہے جس نے عرب کے قبائل کا جھگڑا چکایا تھا۔ موعود کل اقوام عالم وہی جس کی آمد کی خوشخبری تمام گذشتہ مقدسوں نے بھی دی ہے اور اس ذات نے بھی دی ہے جو رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین کہلاتی ہے۔

---

## میاں مجید احمد صاحب درویش قادیان کی وفات

مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کا مکتوب

مکرم جناب مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے نام اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

بذریعہ فون آپ کی خدمت میں یہ افسوسناک خبر دی جا چکی ہے کہ عزیز مجید احمد صاحب ڈرائیور درویش نے شب گذشتہ (۲/۳ اکتوبر) قریباً گیارہ بجے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی

انا للہ وانا الیہ راجعون

میں نے اور ڈاکٹر صاحب نے اور جملہ درویشان نے مرحوم کی خدمت اور علاج وغیرہ میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ قیمتی سے قیمتی ٹیکے لگائے گئے اچھی سے اچھی دوائیں تجویز کی گئیں ڈاکٹر صاحب اور ان کے کمپونڈر نہایت محنت اور توجہ کیسا تھ علاج کرتے رہے۔ مرحوم کے پاس ہمہ وقت دو درویش خدمت کے لئے حاضر رہتے رہے اور حق تو یہ ہے کہ ہم سب نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی پر حکمت مشیت ہماری سب تدابیر پر غالب آئی اور ہمارا پیارا بچہ پیارا بھائی اور مخلص درویش ہم سے اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا

گذشتہ دنوں جب مقامی مجسٹریٹ صاحب مجید احمد مرحوم کی تیمارداری کے لئے آتے اور انہوں نے فرمایا کہ تمہیں پاکستان بھجوانے کا بندوبست کر دیا جائے گا۔ تم اپنے حضرت صاحب سے اجازت لے لو۔ تو مرحوم نے جو اخلاص بھرا جواب دیا تھا اس سے مرحوم کی نیکدلی اور خوش بختی معلوم ہوتی ہے۔ مرحوم نے کہا "میں قادیان کو چھوڑ کر پاکستان جانا ہی نہیں چاہتا۔ ہاں اگر مجھے حکماً بھجوایا بھی جائے تو میری طرف سے یہ شرط ہو گی کہ میں تا صحت پاکستان میں رہونگا۔ اور پھر واپس قادیان آجاؤنگا اور میرا پرمٹ عارضی طور پر پاکستان جانے کے لئے بنوایا جائے"

علاوہ ازیں مرحوم نے کئی بار دوستوں کے سامنے کہا کہ "میں نے جب اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیا ہے تو مجھے موت کا کیا غم ہو سکتا ہے اور پھر میری تو یہ خواہش ہے کہ موت قادیان میں ہی آئے"۔

مرحوم نے وفات سے صرف تین گھنٹے قبل ایک خط سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں لکھوایا۔ جو وفات کے بعد اس کے تکیہ کے نیچے سے ملا اور جس کا مضمون یہ ہے کہ "میں اب اچھا ہو رہا ہوں۔ بیماری چھوٹ گئی ہے۔ صرف کمزوری باقی ہے دعا فرمائی جائے" مگر آہ! مرحوم اور ہم سب بھی جسے بیماری کا چھوڑنا سمجھ رہے تھے وہ محض سنبھالا تھا مرحوم وفات سے تین گھنٹے قبل تک ہر آنے جانے والے کو پہچانتا رہا اور باتیں بھی کرتا رہا۔ مگر سوا آٹھ بجے کے بعد کمزوری بہت زیادہ بڑھ گئی اور سانس رکنے لگا۔ ڈاکٹر صاحب نے ٹیکہ لگایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

تین چار روز سے مرحوم ہر تیماردار کو زور دیکر کہتا تھا کہ میں کچھ بھی ہو۔ عید پڑھنے ضرور بڑے باغ میں جاؤنگا اور ڈاکٹر صاحب سے کہونگا کہ میری چارپائی باغ میں پہنچا دی جائے۔ مگر افسوس کہ موت نے مہلت ہی نہ دی اور مرحوم عید الاضحیہ سے قبل ہی حقیقی عید منانے کے لئے جان بحق ہو گیا۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ ہمارے چاروں شہید درویشان یعنی حافظ نور الٰہی صاحب رضی مرحوم بابا شیر محمد صاحب رضی مرحوم۔ سلطان احمد صاحب رضی مرحوم اور مجید احمد صاحب مرحوم نے رات کے گیارہ اور بارہ بجے کے درمیان ہی وفات پائی۔ صرف چند منٹوں کے آگے پیچھے کا فرق ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ کا کوئی خاص اشارہ یا حکمت معلوم ہوتی ہے۔

مرحوم مجید احمد کی کتنی زیادہ خوش قسمتی ہے کہ اسے وفات کا دن نہایت ہی مبارک نصیب ہوا۔ یعنی سوموار۔ آج ہمارا روزے کا دن ہے حج کا دن ہے ذوالحجہ کا مہینہ ہے۔ مسجد ربوہ کی بنیاد کا دن۔

مرحوم پورے دو سال درویش رہا یعنی ۳ راکتوبر ۱۹۴۷ء تا ۳ راکتوبر ۱۹۴۹ء مرحوم کو آج صبح ساڑھے سات بجے مفتی فضل الرحمٰن صاحب مرحوم والے مکان میں غسل دیا گیا اور آٹھ بجے جنازہ بڑے باغ میں پہنچایا گیا۔ قبر کی تیاری میں چونکہ ذرا دیر تھی اسلئے انتظار کرنا پڑا اور قریباً ساڑھے نو بجے نماز جنازہ پڑھی گئی اور سوا دس بجے درویشوں نے اپنے عزیز بھائی کو مقبرہ بہشتی کی خاک پاک میں اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دیا اور دعا کے بعد واپس چلے آئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی والدہ محترمہ مائی عائشہ جو حضرت ام المومنین اطال اللہ ظلہا کے پاس رہتی ہیں کی خدمت میں الگ بھی تعزیت کی چٹھی لکھی جا رہی ہے۔ آپ بھی میری طرف سے اور جملہ درویشان کی طرف سے محترمہ کی خدمت میں افسوس اور ہمدردی کا اظہار فرما دیں۔ اسی طرح مرحوم کی اہلیہ صاحبہ و بھائی صاحبان کی خدمت میں اظہار افسوس فرما دیں۔ جملہ درویشان کی طرف سے بعد السلام علیکم درخواست دعا ہے۔

---

### درخواست دعا

عزیزم طاہر احمد اور عبد الحفیظ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام سے استدعا ہے کہ ان کی شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار:۔ مرزا محمد حسین حیچی میسح ترگڑی)

# تاریخ احمدیت کا ایک اور سنہری ورق

## حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ابراہیمی و اسمٰعیلی دعاؤں کے ساتھ مسجد احمدیہ ربوہ کا سنگ بنیاد رکھ دیا

### جماعت ہائے احمدیہ کے سینکڑوں مخلصین کی اس بابرکت تقریب میں شمولیت

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

### تمام جماعتوں اور افراد کو چاہیئے کہ وہ اس مرکزی مسجد کے ثواب میں شریک ہونیکے لئے فوراً اپنے وعدے ارسال کریں

### پہلے ہی دن سترہ ہزار روپیہ نقد اور وعدوں کی صورت میں جمع ہوگیا

مرتبہ :۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۳؍ اکتوبر بروز دوشنبہ مطابق ۹ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک نہایت ہی اہمیت رکھنے والا دن ہے۔ کیونکہ اس روز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے مقدس ہاتھوں سے ابراہیمی و اسمٰعیلی دعاؤں کے ساتھ اس بابرکت مسجد کا ربوہ میں سنگ بنیاد رکھا جو قصر خلافت کے ساتھ ہوگی۔ اور جو درحقیقت مسجد مبارک کا ظل اور اس کا مثیل ہوگی۔ اس تقریب پر دنیا کے ہر گوشہ کے احباب کو دعاؤں میں شریک کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے پاکستان و ہندوستان کی جماعتوں اور لنڈن مشن کو بذریعہ تار اطلاعات دی گئیں۔ اور الفضل میں بھی اعلان شائع کرا دیا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۳؍ اکتوبر کو لاہور سے نو بجکر ۴۰ منٹ پر بذریعہ کار روانہ ہوئے۔ اور بارہ بجکر ۴۵ منٹ پر ربوہ پہنچے۔ حضور کے ہمراہ خاندان نبوت کی بیگمات کے علاوہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مکرم میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری بھی تھے۔

چونکہ الفضل میں اس مسجد کے سنگ بنیاد رکھے جانے کی خبر شائع ہو چکی تھی۔ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے بذریعہ تار بھی جماعتوں کو اطلاعات بھجوائی جا چکی تھیں۔ اس لئے لاہور، منٹگمری، سرگودھا شہر، چک ۳۵ جنوبی سرگودھا، چک ۴۳، چک ۸۶، چک ۹۸، چک ۹۹ و چک ۱۲۲ سرگودھا، لائل پور، چک ۱۸ لاٹھیانوالہ، جھنگ، مگھیانہ، جڑانوالہ، سیالکوٹ شہر، میانوالی، محکمہ چنیوٹ، احمد نگر اور لالیاں وغیرہ کے بہت سے مخلص افراد اس تاریخی تقریب میں شمولیت اور دعا کی غرض سے ربوہ پہونچ گئے۔ میانوالی سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب P. A. S. ڈپٹی کمشنر بھی تشریف لائے۔ لاہور سے آنے والوں دوستوں میں شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔ میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے۔ چوہدری عبد الحمید صاحب انجنیئر۔ اور چوہدری عبد اللہ خان صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جماعت احمدیہ ربوہ کے تمام مردوں اور بچوں کے علاوہ مقامی خواتین بھی دعا کی غرض سے موجود تھیں ؛

بنیاد رکھے جانے کا وقت بعد نماز عصر مقرر تھا۔ اور چونکہ یہ ایک مقدس تقریب تھی۔ جس میں اللہ تعالےٰ کے گھر کی بنیاد رکھی جانے والی تھی۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت نظارت علیا نے وہ دعائیں جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے وقت فرمائی تھیں دستی پریس پر طبع کروا دی تھیں۔ تاکہ لوگ ان دعاؤں کو یاد رکھیں۔ اور بنیاد رکھے جانے کے وقت اور اس سے قبل باٰواز بلند دہراتے رہیں۔ چنانچہ نماز عصر کے وقت نظارت علیا کی طرف سے طبع شدہ دعائیہ اوراق لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ اور سب دوست ان دعاؤں کو دہراتے رہے۔

عصر کی نماز سے قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مندرجہ ذیل ہدایات موصول ہوئیں۔ جو مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس قائم مقام ناظر اعلےٰ نے پڑھ کر سنائیں ؛

دعا کے وقت اینٹوں اور گارے تک تین صفیں ہونگی۔

(۱) صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک صف

(۲) دوسری صف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نرینہ افراد کی۔

(۳) تیسری صف واقفین زندگی کی۔

یہ تینوں متوازی ہونگی اور اینٹ گارا اس کی جگہ سے پکڑ کر وہاں تک پہنچائینگی جہاں میں کھڑا ہونگا۔ ایک ایک تغاری گارے یا چونے کی، اور تین تین اینٹ ہر ایک صف کے لوگ مجھ تک پہونچائیں گے۔ اس وقت چند حفاظ ادعیۂ رفع بیت اللہ بلند آواز سے دہراتے جائیں گے۔ اور ساتھ ہی سب حاضرین دعائیں دہرائیں گے۔ اس کے بعد نماز مغرب ہوگی۔ پھر دعا۔ عصر کی نماز بنیاد رکھنے سے پہلے ہوگی۔ اس کے بعد بنیاد شروع ہوگی۔ والسلام

خاکسار :۔ مرزا محمود احمد

اس کے بعد حضور کے ارشاد پر مزید یہ اعلان ہوا کہ اوپر کی صفوں کے علاوہ چوتھی صف امراء جماعت ہائے احمدیہ (جو اس موقعہ پر آئے ہوئے ہیں) اور ناظران سلسلہ کی ہوگی۔ اور پانچویں صف مہاجرین قادیان کی ہوگی۔ باقی دوست ایک طرف کھڑے ہو کر دعا میں مشغول رہیں۔

اس کے بعد حضور نے اس مقام پر پہونچکر خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خواتین اور صحابیات و مہاجرات قادیان کی دو مزید صفوں کا بھی حکم دیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نماز عصر اسی جگہ پڑھائی جہاں بنیاد رکھی جانے والی تھی۔ اور جہاں دھوپ سے بچاؤ کے لئے خیمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب حضور نماز عصر سے فارغ ہوئے۔ تو اس کے معاً بعد تمام دوست اوپر کی بیان کردہ ترتیب کے مطابق اپنی اپنی صفوں میں پہونچ گئے۔ اور پھر دست بدست حضور کی خدمت میں اینٹیں اور سیمنٹ کی تغاریاں پہونچائی گئیں۔ تین اینٹیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نرینہ افراد نے۔ تین اینٹیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین اینٹیں۔ واقفین زندگی نے تین اینٹیں امراء جماعتہائے احمدیہ اور ناظران سلسلہ نے۔ تین اینٹیں مہاجرین قادیان نے۔ تین اینٹیں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیگمات نے۔ اور تین اینٹیں صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و مہاجرات نے پیش کیں۔ اس طرح ہر دفعہ سیمنٹ کی تغاری بھی دست بدست حضور تک پہونچائی جاتی رہی۔ خاندان نبوت کی بیگمات اور صحابیات سے حضور خود بنفس نفیس آگے بڑھ کر تغاری لیتے۔ اور بنیاد وں تک لاکر استعمال فرماتے رہے ؛

اس جگہ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ

بنیادی اینٹوں میں اوپر کی تعداد کے علاوہ دو اینٹیں مسجد مبارک کی اینٹوں میں سے بھی لگائی گئیں۔ جو قادیان سے صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ہجرت کے وقت لیتے آئے تھے۔ گویا کل ۲۳ اینٹیں بنیاد میں لگائی گئیں۔ اس دوران میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بار بار بلند آواز سے دعائیں مانگتے چلے جاتے تھے۔ اور تمام مجمع بھی رقت اور سوز کے ساتھ ان دعاؤں کو دہراتا رہا۔ حضور کی آواز میں اس وقت ایک خاص قسم کا درد اور سوز پایا جاتا تھا۔ جب تمام اینٹیں رکھی جا چکیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کھڑے ہو کر نہایت خشوع و خضوع اور انتہائی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور پھر یہ دعائیں کیں کہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ۰ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم آیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم

ایک ایک دعا حضور نے کئی بار دہرائی۔ اور حضور کے ساتھ ہی تمام مجمع بھی ان دعاؤں کو دہراتا چلا گیا مجمع پر ایک رقت کا عالم طاری تھا۔ اور سینکڑوں آنکھیں پرآب تھیں۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ اب میں خاموشی سے دعا کروں گا۔ دوست بھی میرے ساتھ شریک ہوں چنانچہ حضور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا فرمائی اور دوسرے دوست بھی دعا میں مشغول ہو گئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز منبر پر کھڑے ہوئے۔ حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی اور اس کے بعد فرمایا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام تھا۔ کہ آپ کے ھم اور غم نے اسمٰعیل کا درخت اگایا اس میں یہ پیشگوئی تھی۔ کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ان کی روح کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ ہوگا۔ ایسا تکلیف دہ کہ آپ کی روح تڑپ تڑپ کر اور زاری کر کر کے خدا تعالیٰ کے حضور جھکے گی۔ اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اسمٰعیلی درخت اگائیگا۔ اسماعیل کا درخت کیا ہے۔ اسماعیل کا درخت خانہ کعبہ ہے۔ اس الہام میں یہ پیشگوئی تھی۔ کہ ایک زمانہ میں احمدیوں کو قادیان سے ایک حد تک ہاتھ دھونا پڑے گا۔ اور ان کے ہاتھ دھونے کے بعد اللہ تعالیٰ ایک نئے مقدس مقام کی بنیاد رکھے گا۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی مقام کی بنیاد رکھ رہے ہیں اور چونکہ یہ ایک مرکزی مقام ہے۔ اور ساری دنیا کے لوگوں سے اس کا تعلق ہے۔ اس لئے ساری دنیا کے لوگوں کو ہمیں اس کی تعمیر میں حصہ دینا چاہیئے۔ پس میں اس موقعہ پر تمام جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اپنی توفیق کے مطابق اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ بیس پچیس ہزار روپیہ بلکہ تیس پینتیس ہزار تک اس پر خرچ ہو جائے گا۔ ربوہ کی جماعت کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اس میں پہل کرتی مگر غالباً یہاں کے کارکنوں کا ذہن ادھر گیا نہیں لائل پور کی جماعت کا ذہن ادھر گیا۔ اور وہ اپنا چندہ آج اپنے ساتھ لائی ہے۔ جو ۳۳۷ روپیہ آٹھ آنے ہے آخر یہ جو مسجد تعمیر ہوگی۔ یہ مرکزی مسجد ہوگی۔ اس وجہ سے اس میں ساری ہی جماعت کا حصہ بھی چاہیئے ہماری جماعت تو مخلصین کی جماعت ہے۔ مومنین کی جماعت ہے۔ عارفین کی جماعت ہے۔ مکہ کے لوگ جن میں شرک پایا جاتا تھا۔ اور جو دین سے دور چلے گئے تھے۔ ان میں بھی خانہ کعبہ کی تعمیر میں حصہ لینے کا اتنا جذبہ پایا جاتا تھا۔ کہ ایک دفعہ جب کہ خانہ کعبہ کی عمارت کمزور ہو گئی۔ انہوں نے ارادہ کیا۔ کہ چندہ کر کے وہ اس کی تعمیر نئے سرے سے کریں۔ تعمیر کرتے کرتے جب وہ اس مقام پر پہنچے۔ جہاں حجر اسود رکھا جانا تھا۔ تو سارے قبائل میں لڑائی شروع ہو گئی۔ کچھ کہتے تھے کہ اسے ہم اٹھا کر رکھیں گے اور دوسرے کہتے تھے کہ ہم اٹھا کر رکھیں گے۔ یہ لڑائی اتنی بڑھی کہ نوجوانوں نے تلواریں کھینچ لیں۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ہم اپنے مخالف کے خون کی ندیاں بہا دیں گے۔ مگر اپنے سوا کسی اور کو یہ شرف حاصل نہیں ہونے دیں گے۔ آخر قوم کے بڈھوں نے کہا۔ کہ یہ صورت تو خطرناک ہے۔ چلو یہ فیصلہ کر لو۔ کہ جو شخص اس وقت کے بعد سب سے پہلے اوپر آئے۔ اس کے ہاتھ سے ہم بنیاد رکھوائیں۔ اور اس کے فیصلہ کو قبول کریں۔ اور سب نے اس سے اتفاق کر لیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خانہ کعبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں آنے والا تھا۔ اس لئے اس فیصلہ کے بعد جو شخص سب سے پہلے نمودار ہوا۔ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ کو دیکھ کر سب کے سب اس بات پر متفق ہو گئے۔ کہ ہم بنیاد کا معاملہ آپ کے ہی سپرد کرتے ہیں۔ آپ نے ایک چادر لی اور حجر اسود کو اپنے ہاتھ سے اٹھا کر اس پر رکھ دیا۔ اور پھر ہر قبیلہ کے سردار کو کہا کہ اس چادر کا ایک ایک کونہ پکڑ لو۔ چنانچہ تمام قبائل کے سرداروں نے اس چادر کا ایک ایک کونہ پکڑ لیا۔ اور اسے اٹھا کر اس مقام پر لے گئے۔ جہاں اسے رکھنا تھا۔ جب وہاں پہنچ گئے۔ تو آپ نے پھر اپنے ہاتھوں سے حجر اسود کو اٹھایا۔ اور اس کے اصل مقام پر اسے رکھ دیا۔ اس طرح وہ سارے کے سارے خوش ہو گئے۔ مگر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ پیشگوئی بھی کر دی۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہی آئندہ خانہ کعبہ کی تعمیر ہوگی خانہ کعبہ کی تعمیر کے ثواب میں شامل ہونے کے لئے اگر عرب کے مشرکین اتنا اصرار کرتے تھے۔ تو مومنین کو تو بہر حال ان سے زیادہ ایمانی غیرت کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ جہاں بھی قومی طور پر کسی کام کا سوال ہو۔ زندہ قوم کے زندہ افراد اصرار کیا کرتے ہیں۔ کہ ہمیں اس میں حصہ دیا جائے۔ پس ربوہ کے مخلصین کو چاہیئے تھا۔ کہ چاہے وہ غریب تھے۔ اپنے ایمان کے لحاظ سے وہ اس میں دوسروں سے پہلے حصہ لیتے میں سمجھتا ہوں کہ اس کی ذمہ داری زیادہ تر افسروں پر ہے۔ جنہوں نے یہ تحریک نہیں کی۔ بہر حال جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ باہر کی جماعتوں میں سے سب سے پہلے لائل پور کی جماعت نے ۸/۳۳۷ اس غرض کے لئے پیش کئے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ وعدے اور کچھ نقد روپیہ بھی اکٹھا ہوا ہے۔

میں نے اپنی طرف سے اکیس روپے نقد دیئے ہیں۔ اور پانچسو روپے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے خاندان کے افراد کے چندہ کی فہرست یہ ہے۔

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب معہ بیوی بچے ۰/۲۱
ہمشیرہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ -/-/۱۰
مرزا مظفر احمد صاحب معہ سیدہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ -/۲۱
حضرت ام المومنین مدظلہا العالی -/-/۴۰
سیدہ ام وسیم احمد صاحب -/-/۵
سیدہ ام ناصر احمد صاحب -/-/۳۰
سیدہ امۃ النصیر صاحبہ -/-/۱۰

اس موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ بعض جو یہاں نہیں ان کے رشتہ داروں نے خود ان کی طرف سے چندہ لکھوا دیا ہے۔ تا وہ پہلے دن کے چندہ میں شامل ہو جائیں ان کی فہرست یہ ہے۔

مرزا ناصر احمد صاحب -/-/۲۱
مرزا مبارک احمد صاحب -/-/۲۱
مرزا حفیظ احمد صاحب -/-/۵
مرزا رفیع احمد صاحب -/-/۵
مرزا خلیل احمد صاحب -/-/۵
مرزا وسیم احمد صاحب -/-/۲۱
مرزا طاہر احمد صاحب -/-/۵
مرزا اظہر احمد صاحب -/-/۵
میاں عبدالرحیم احمد صاحب و سیدہ امۃ الرشید صاحبہ و بچگان -/۵
سیدہ داؤد احمد صاحب بنت امۃ الحکیم صاحبہ -/-/۵
میاں مسعود احمد خان صاحب -/-/۳
انہوں نے جماعت لائل پور میں دس روپیہ چندہ الگ بھی دیا ہے۔
مرزا بشیر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ -/-/۲۱
مرزا شریف احمد صاحب -/-/۲۱
سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ -/-/۱۰
میاں عبداللہ خان صاحب و سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ -/-/۱۱
مرزا حمید احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ -/-/۵
مرزا منیر احمد صاحب -/-/۵
مرزا مبشر احمد صاحب -/-/۵
مرزا مجید احمد صاحب -/-/۵
امۃ الحمید بیگم صاحبہ -/-/۵
امۃ المجید بیگم صاحبہ -/-/۵
مرزا عزیز احمد صاحب -/-/۵
نصیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عزیز احمد صاحب -/-/۵
سیدہ ام داؤد صاحبہ اہلیہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ -/-/۵
بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ -/-/۵
مرزا انور صاحب ۔ ۔ ۱۰
مرزا منصور احمد صاحب و سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ ۔ ۔ ۱۱
مرزا رفیق احمد صاحب ۔ ۔ ۱۰
مرزا حنیف احمد صاحب ۔ ۔ ۵
مرزا محمد احمد صاحب ۔ ۔ ۵
مرزا ظفر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۔ ۔ ۵
سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ ۔ ۔ ۱۱
اچھی اماں صاحبہ ۔ ۔ ۵
والدہ سید محمد احمد صاحب ۔ ۔ ۵
سید محمد احمد صاحب ۔ ۔ ۵
پیر صلاح الدین صاحب و امۃ اللہ بیگم صاحبہ ۔ ۔ ۱۱
امۃ القدوس صاحبہ ۔ ۔ ۵
مرزا داؤد احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۔ ۔ ۱۱
میاں عباس احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۔ ۔ ۵
بے بی ۔ ۔ ۱
مرزا رشید احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ و بچگان ۔ ۔ ۱۱
مرزا نعیم احمد صاحب ۔ ۔ ۱۰
امۃ الحفیظ صاحبہ ۔ ۔ ۵

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔

بعض جماعتوں کی طرف سے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سنت کی اتباع میں خود ان کا نام چندہ کی فہرست میں لکھ دیا ہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ میں تھے۔ اور بیعت رضوان ہو رہی تھی۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا۔ اور فرمایا۔ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ یہاں ہوتا۔ تو بیعت سے کبھی پیچھے نہ رہتا۔ باہر کی جماعتوں کو چونکہ یہ آواز دیر میں پہنچے گی۔ اس لئے میں نے ان کو ثواب میں شریک کرنے کے لئے ان کی طرف سے خود بخود چندہ تجویز کر دیا ہے۔ ان لوگوں کا چندہ پہلے دن کے ثواب میں شمولیت کی وجہ سے میں نے لکھ دیا ہے۔ وہ زیادہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر کم کریں۔ تو میں ادا کر دوں گا۔

جماعتہائے مشرقی پاکستان ـــ ـ ـــ ۱۰۰۰

جماعتہائے سندھ و سٹیٹس ـ ـــ ـ ـــ ۱۰۰۰

جماعت کوئٹہ ـــ ـ ـــ ۵۰۰

جماعت لاہور ـــ ـ ـــ ۱۰۱

جماعت شام ـــ ـ ـــ ۱۰۱

جماعت انڈونیشیا ـــ ـ ـــ ۱۰۱

جماعت ماریشس ـــ ـ ـــ ۱۰۱

جماعت فلسطین ـــ ـ ـــ ۱۰۱

جماعت سوئٹزرلینڈ ـــ ـ ـــ ۱۱

جماعت لنڈن ـــ ـ ـــ ۱۱

جماعت ہالینڈ ـــ ـ ـــ ۱۱

جماعت جرمنی ـــ ـ ـــ ۱۱

جماعت سپین ـــ ـ ـــ ۱۱

جماعت فرانس ـــ ـ ـــ ۱۱

سیٹھ عبداللہ بھائی صاحب ـــ ـ ـــ ۱۰۱

خاندان سیٹھ محمد غوث صاحب ـــ ـ ـــ ۵۱

جماعت قادیان ـــ ـ ـــ ۳۱۳

چودھری ظفر اللہ خاں صاحب ـــ ـ ـــ ۱۰۱

آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ چودھری عبداللہ خاں صاحب ـــ ۱۰۰

(انہوں نے خود چندہ لکھوایا۔ اور نقد ادا کر دیا۔)

جماعت امریکہ ـــ ـ ـــ ۱۰۰۰

جماعت مشرقی افریقہ ـــ ـ ـــ ۱۰۰۰

جماعت مغربی افریقہ ـــ ـ ـــ ۱۰۰۰

اس سے آگے وہ فہرست ہے۔ جنہوں نے خود اس موقعہ پر چندہ لکھوایا۔

میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سکرٹری معہ بچگان ـــ ۱۰۱

میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل اسسٹنٹ ریلوے معہ اہل وعیال } ـــ ـ ـــ ۱۰۱

چودھری اسد اللہ خاں صاحب معہ اہل وعیال ـــ ـ ـــ ۵۲۱

کیپٹن مبارک احمد صاحب و امۃ المجیب صاحبہ اختر بنت اختر صاحب } ـــ ـ ـــ ۲۱

قریشی عبدالرشید صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ـ ـــ ـ ـــ ۲۱

جماعت احمدیہ ناسنور کشمیر ـ ـــ ۵۰ نقد ادا کیا۔

چودھری فتح محمد صاحب سیال ـ ـــ ـ ـــ ۱۰۱

چودھری غلام محمد صاحب کرڈیال شہید ـــ ۵۱

شیخ بشیر احمد صاحب و شیخ مشتاق حسین صاحب کے خاندان کی طرف سے ـــ ـ ـــ ۱۰۰۰

جامعہ احمدیہ ـــ ـ ـــ ۲۰۰

محمد شریف صاحب خالد کی پھوپھی صاحبہ کا ترکہ ـــ ۳۰۰

(حضور نے فرمایا۔ محمد شریف صاحب خالد کی پھوپھی فوت ہو گئی ہیں۔ ان کا ترکہ -/۳۰۰ روپیہ تھا۔ جو انہوں نے اسی غرض کے لئے رکھا ہوا تھا۔ کہ مسجد کے لئے دینگے۔ چنانچہ اب وہ یہ روپیہ پیش کرتے ہیں)

حضور کی طرف سے جب ان وعدوں کے اعلانات ہوئے۔ تو مجمع میں سے اکثر دوستوں نے اپنے اپنے وعدے پیش کرنے شروع کر دیئے، اس پر حضور نے فرمایا۔ کہ افراد اپنے وعدے دفتر بیت المال میں لکھوا دیں۔ یہاں صرف جماعتوں کے وعدے لکھے جائیں گے۔ چنانچہ اس پر جن جماعتوں نے اپنے وعدے لکھوائے۔ وہ یہ ہیں۔

مدرسہ احمدیہ ـــ ـ ـــ ۱۰۰

جماعت شیخوپورہ ـــ ـ ـــ ۵۲۱

جماعت منٹگمری شہر ـــ ـ ـــ ۳۰۱

جماعت چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا ـــ ـ ـــ ۵۱

جماعت رسالپور ـــ ـ ـــ ۷۱

جماعت رشی نگر ـــ ـ ـــ ۱۱

واقفین ربوہ ـــ ـ ـــ ۱۰۱

جماعت چک ۶۸ لائل پور ـــ ـ ـــ ۷۸

جماعت چک ۹۸ شمالی سرگودھا ـــ ـ ـــ ۱۰۱

سرگودھا شہر ـــ ـ ـــ ۵۰۰

جماعت ڈسکہ ـــ ـ ـــ ۲۰۰

جماعت ہموسان (کشمیر) ـــ ـ ـــ ۳۰

جماعت سیالکوٹ ـــ ـ ـــ ۷۰۰

جماعت کوٹلی ضلع میرپور ـــ ـ ـــ ۵۰

دفتر پرائیویٹ سکرٹری ـــ ـ ـــ ۱۰۱

تعلیم الاسلام ہائی سکول ـــ ـ ـــ ۱۰۱

جماعت میانوالی ـــ ـ ـــ ۱۱

چک ۸۶ و ۸۷ شمالی سرگودھا ـــ ـ ـــ ۱۰۰

جماعت کھوتہ ـــ ـ ـــ ۳۱

جماعت چنیوٹ ـــ ـ ـــ ۲۰۰

جماعت سیالکوٹ چھاؤنی ـــ ـ ـــ ۵۰

جماعت مصریح چک ۹۶ تحصیل جڑانوالہ ـــ ـ ـــ ۱۱

جماعت بربط ـــ ـ ـــ ۱۱

جماعت لاہور چھاؤنی ـــ ـ ـــ ۲۰۰

بزم محمود احمد نگر ـــ ـ ـــ ۱۱

بزم احمدیہ احمد نگر ـــ ـ ـــ ۵

کارکنان صدر انجمن احمدیہ ـــ ـ ـــ ۱۲۰

جماعت الہ آباد ریاست بہاولپور ـــ ـ ـــ ۵

تاجران ربوہ ـــ ـ ـــ ۱۰۱

جماعت کلکتہ ـــ ـ ـــ ۵۰۰

جماعت چک ۲۷۶ گوکھووال ـــ ـ ـــ ۵۰

جماعت سکھر ـــ ـ ـــ ۲۵

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ـــ ـ ـــ ۵۲۱

جماعت فتح پور ضلع گجرات ـــ ـ ـــ ۵

جماعت پنڈی بھٹیاں ـــ ـ ـــ ۱۰

جماعت چک ۱۷ ریاست بہاولپور ـــ ـ ـــ ۵

جماعت احمدیہ احمد نگر ـــ ـ ـــ ۵۱

جماعت لالیاں ـــ ـ ـــ ۵۰

جماعت چک ۵ ضلع لائل پور ـــ ـ ـــ ۳۰

جماعت احمدیہ اونچے مانگٹ ـــ ـ ـــ ۲۱

بہلول پور ضلع لائل پور ـــ ـ ـــ ۱۰۱

اطفال الاحمدیہ ربوہ ـــ ـ ـــ ۲۱

جماعت چک ۳۵ جنوبی سرگودھا ـــ ـ ـــ ۵۰

جماعت حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ ـــ ـ ـــ ۵۰

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ـــ ـ ـــ ۵۱

جماعت بدوملہی ـــ ـ ـــ ۱۰۰

جماعت پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ ـــ ـ ـــ ۱۰

جماعت بھیرہ ـــ ـ ـــ ۲۱

جماعت علی پور چک ۶ ضلع لاہور ـــ ـ ـــ ۵۰

جماعت چیچا وطنی ـــ ـ ـــ ۱۱

ان وعدوں کے علاوہ مختلف افراد نے دفتر بیت المال میں پہنچ کر جو وعدے لکھوائے یا نقد رقوم ادا کیں، ان تمام کی مجموعی میزان سترہ ہزار سے اوپر نکل گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس کے بعد حضور نے وہیں مغرب کی نماز پڑھائی جس کی آخری رکعت میں حضور نے پھر ان دعاؤں کو دہرایا۔ جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی تھیں۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

آخر میں یہ امر ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مبارک تقریب میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن نرینہ افراد نے حصہ لیا۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ میر داؤد احمد صاحب۔ میاں مسعود احمد خاں صاحب۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب (ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے صاحبزادے) صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (ابن مرزا عزیز احمد صاحب) صاحبزادہ میاں محمود احمد خاں صاحب (میاں مسعود احمد خاں صاحب کے صاحبزادے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی جن مبارک خواتین کو اس میں حصہ لینے کا موقع ملا۔ ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کی جن مبارک خواتین کو اس میں حصہ لینے کا موقع ملا، ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ۔ سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ۔ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ۔ سیدہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ۔ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ۔ سیدہ امۃ النصیر صاحبہ۔ سیدہ امۃ الجمیل بیگم صاحبہ۔ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، سیدہ ریحانہ بیگم صاحبہ بنت میاں عزیز احمد صاحب۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جن صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اس مبارک تقریب میں شمولیت کا موقع ملا۔ ان کی تعداد قریباً ستر تھی جن میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی شامل تھے۔ (صحابہ کی فہرست بعد میں شائع کی جائیگی)

واقفین تحریک جدید جو اس تقریب میں شریک ہوئے ان کی تعداد ۸۸ تھی۔ امرائے جماعتہائے احمدیہ جو اس موقعہ پر تشریف لائے۔ ان کے اسماء یہ ہیں۔

شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور

مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔

شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور

چودھری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری،

چودھری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی۔ ملک غلام نبی صاحب امیر جماعت احمدیہ چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا۔

مجموعی طور پر مردوں اور عورتوں کی کل تعداد جو اس موقع پر جمع تھی۔ اس کا اندازہ دو ہزار کے قریب ہے۔ آخر میں پھر اللہ تعالےٰ سے عاجزانہ دعا ہے۔ کہ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

---

## درخواست دعا

امۃ المجیب صاحبہ بنت چودھری برکت علی صاحب ریٹائرڈ صوبیدار میجر بھلولپور ڈسٹرکٹ سیالکوٹ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ صحابہ کرام و مخلصین جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار صلاح الدین احمد ربوہ

---

## ایک ضروری یادداشت

تاریخی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس امر کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹ر ستمبر روز جمعہ جب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ½۴ بجے کے قریب ربوہ تشریف لائے۔ تو اس وقت مسجد مجوزہ کی نشاندہی ہو چکی تھی۔ چنانچہ حضور کے اس مجوزہ مسجد کے اندر داخل ہونے کے وقت اہالیان ربوہ کی طرف سے تین بکرے مسجد کے تین کونوں پر ذبح کئے گئے۔ ایک بکرا مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ نے۔ دوسرا بکرا صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اور تیسرا بکرا مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب امیر مقامی نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

اسی طرح جب حضور اپنے گھر کے اندر داخل ہونے لگے۔ تو اس وقت دو بکرے مقامی انجمن احمدیہ ربوہ کے جنرل سکریٹری مکرم شیخ محمد الدین صاحب نے ذبح کئے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

---

## ضروری اعلان

میرا بھائی چودھری عزیز احمد صاحب دہیر سوڈ لڑکے بنام مقبول احمد و محمود احمد کراچی میں مقیم ہیں۔ میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اگر کوئی ان کے ساتھ کوئی لین دین کرے۔ تو میرا کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہوگا۔ (نذیر احمد ٹھیکیدار منڈی چک جھمرہ ضلع لائل پور)

# احمدیت کا نفوذ اور اس کی چند مثالیں

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۱۸ جنوری ۱۹۵۲ء)

دیوبندی اور بریلوی فرقہ کے علماء کے اختلافات سے بہت دوست واقف ہوں گے۔ غالباً ۱۹۳۳ء کی بات ہے۔ لاہور کے غیر احمدی علماء میں یہ اختلافات کافی زوروں پر تھے۔ چیلنج بازی اور کفر بازی کے بڑے بڑے معرکے شروع تھے۔ آخر نوبت مناظرہ کی پہنچی یہ مباحثہ مسجد وزیر خاں میں خمیری اور فطیری روٹی پر مناظرہ کے تاریخی نام سے مشہور ہے۔ اس مناظرہ کی ایک شرط یہ تھی کہ دیوبندیوں کی طرف سے خود مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جو اس زمانہ میں دیوبندی فرقہ کے سرخیل تھے شریک مناظرہ ہوں اور بریلویوں کی طرف سے مولوی حامد رضا خانصاحب جو مولوی احمد رضا خانصاحب بریلوی کے لڑکے ہیں مناظرہ میں شرکت کریں گے۔ مناظرہ کی خوب تیاری کی گئی۔ بڑے بڑے پوسٹر چھپے جلسے ہوئے۔ ہر فرقہ نے اپنے حامیوں کی تعداد کو بڑھانے کے لئے ہر طرح کے پاپڑ بیلے۔ آخر مقررہ تاریخ پر جب اجتماع ہوا تو دیوبندیوں کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے لاہور آنے سے معذوری ظاہر کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ اس قسم کے ہنگاموں سے کنارہ کشی اختیار کر چکے ہیں اس لئے مناظرہ میں نہیں آ سکتے۔ لیکن بریلویوں نے اسے دیوبندیوں کی شکستِ فاش قرار دے کر ایک ہنگامہ بپا کر دیا۔ وہ نعرہ بازی ہوئی کہ مسجد کی دیواریں بھی پناہ مانگنے لگیں۔ زبانی توتو میں میں نے ایک باقاعدہ لڑائی کی شکل اختیار کر لی اور وہ دھاندلی مچی کہ کسی کو یہ بھی خبر نہ رہی کہ وہ اپنے ہی فرقہ کے حامیوں کی مرمت کر رہا ہے۔ ایک بریلوی خیال کا آدمی ایک بریلوی پہلوان کے ہاتھوں بری طرح پٹ گیا۔ وہ بچارا جان بچا کر بھاگا اور مسجد وزیر خاں کے امام صاحب کے پاس جا کر شکایت کی کہ آپ کے فلاں آدمی نے مجھے بلاوجہ پیٹا ہے حالانکہ میں خود بریلوی پارٹی کا ہی آدمی ہوں۔ میں پاس ہی کھڑا تھا اور سارا واقعہ میرے سامنے ہوا تھا۔ اس لئے میں نے شکایت کرنے والے کی تائید کی اس وقت تو بات آئی گئی ہو گئی۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد جب میں بے خیالی میں کھڑا لوگوں کی ہاتھا پائی کا تماشہ دیکھ رہا تھا کہ اچانک مجھ پر اس زور کا ایک تھپڑ پڑا کہ میرا سر چکرا گیا۔ ساتھ ہی آواز آئی نکالو اس بے ایمان دیوبندی کو یہ پکا کافر ہے۔ وہی پہلوان صاحب چلا رہے تھے۔ تھپڑ پر تھپڑ مکے پر مکے۔ یہانتک کہ مسجد سے نکل آنے ہی میں مجھے سلامتی نظر آئی۔ اس طرح کی غیر متوقع گت کے لئے میں تیار نہیں تھا۔ دل کو سخت صدمہ پہنچا۔ لیکن صبر کے سوا اور کوئی چارہ کار بھی نہ تھا۔ دل مسوس کر رہ گیا اور ایک تلخ یاد لے کر ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ پڑھتے ہوئے قیام گاہ کی طرف چل دیا

دن گذرتے گئے تلخی کم ہوتے ہوتے ختم ہو چکی تھی حافظہ نے بھی اسے محفوظ رکھنا ضروری نہ سمجھا۔ اور یوں بھول گیا جیسے کوئی حادثہ ہوا ہی نہیں تھا۔ ایک دن میں انجمن سیف الاسلام نیلہ گنبد کے دفتر میں بیٹھا کچھ کام کر رہا تھا کہ ایک رضاکار نے آ کر اطلاع دی کہ یونیورسٹی دفاتر کے ایک دوست آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ اندر بلائے گئے۔ انہوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے دفاتر کے درمیان ایک مسجد ہے۔ مرزائی اس میں جمعہ پڑھتے ہیں اور آہستہ آہستہ اس پر قبضہ جما رہے ہیں۔ دفتر والوں نے یہ صلاح کی ہے کہ مرزائیوں کو اس مسجد میں جمعہ نہ پڑھنے دیا جائے۔ لیکن دفتر کے ملازمین انہیں خود مسجد سے نکالنا پسند نہیں کرتے۔ اس لئے آپ اپنے رضاکاروں کے ساتھ تیار ہو کر آئیں۔ دفتر کے سارے کارکن وہیں جمعہ پڑھیں گے۔ آپ جمعہ پڑھائیں اور ساتھ ہی مرزائیوں کی مرمت کا سامان بھی کریں۔ ہماری انجمن کا تو پروگرام ہی یہی تھا۔ ہم نے بخوشی اس ہنگامے میں حصہ لینا منظور کر لیا۔ دو تین رضاکار جو موٹے تازے تھے تیار رہے۔ ڈنڈے ہاتھ میں پکڑے۔ جمعہ کے وقت سے کچھ پہلے ہی ہم مسجد میں آ پہنچے اور اپنی اپنی جگہیں سنبھال لیں۔ دل میں جوش تھا کہ آج مرزائیوں سے دو دو ہاتھ کرنے کا خوب موقع ملا ہے وہ بھی کیا یاد کریں گے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہمارے نمازی بھی آ گئے اور جمعہ کا خطبہ شروع ہو گیا۔ مولوی ظفر علی خانصاحب کے مندرجہ ذیل شعر موضوع خطبہ تھے ؎

شریعت کیا ہے؟ فقط اک اللہ سے ڈرنا
حضورِ خواجۂ کونین کی عزت پہ کٹ مرنا
سیاست کیا ہے؟ ہر فرعون بے سامان کے آگے
شریعت سے ہو جس کو دشمنی سینہ سپر کرنا

خاکسار اشعار کی مختلف تشریحوں سے سامعین کی طبیعتوں کو گرمانے کی کوشش کر ہی رہا تھا کہ چند احمدی مسجد میں آ داخل ہوئے۔ انہیں سب اجنبی صورتیں دکھائی دیں۔ کچھ حیران ہوئے لیکن جلد ہی سمجھ گئے کہ ماجرا کیا ہے۔ ایک نے کہا اچھا ہم باہر بیٹھتے ہیں جب یہ جمعہ پڑھ لیں گے تو بعد میں ہم اپنا جمعہ پڑھ لیں گے میرے ساتھی جنہیں میں اپنے ساتھ "مرمت" کی ہی غرض سے لایا تھا ان کی نسیں پھولنے لگیں۔ ان کے نتھنوں کا اتار چڑھاؤ صاف یہ ظاہر کر رہا تھا کہ غصہ میں وہ آپے سے باہر ہو رہے ہیں۔ ایک رضاکار نے گرج کر کہا بے ایمان کافر! نکل جاؤ ہماری مسجد سے رضاکار کے الفاظ میرے کان میں گونجے۔ پہلوان کی آواز۔ دھکے! نکالو اس بے ایمان دیوبندی کو۔ مسجد وزیر خاں کا سارا واقعہ میری آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ میرے حواس معطل ہو چکے تھے۔ زبان گنگ تھی۔ کیا آج خود میں بھی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ کا مصداق تو نہیں بن رہا۔ یہ خیال ایک حقیقت بن کر میرے سامنے آ کھڑا ہوا۔ آگے چلنا دشوار تھا۔ اس لئے بیٹھ گیا۔ بڑی مشکل سے دوسرا خطبہ ختم کیا اور نماز شروع ہو گئی۔ میرے ساتھی اور دوسرے غازی حیران تھے کہ ملک صاحب کو اچانک ہو کیا گیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو ایک صاحب نے اٹھ کر کہا ملک صاحب آپ کی تقریر بڑی دلچسپ تھی آپ کچھ اور کہئے ہم سنیں گے۔ مقصد یہ تھا کہ دیر زیادہ ہو جائے تاکہ باہر بیٹھے ہوئے احمدی تنگ آ کر چلے جائیں۔ اور کہیں اور جا کر جمعہ پڑھیں۔ گو سکت نہ تھی لیکن وقار کے خیال نے دستگیری کی بے ربط الفاظ وقت گذاری کے لئے کہے چلا گیا۔ احمدی سمجھ چکے تھے کہ آج مسجد میں جمعہ نصیب نہیں وہ باہر باغ میں ہی جمعہ پڑھ کر رخصت ہو گئے اور میرے ساتھی فتح کے شادیانے بجاتے ہوئے واپس گھروں کو لوٹے۔ لیکن میرے خیالات اسی طرح الجھے ہوئے تھے

میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا تھا آخر میں نے انہیں کیوں روکا وہ خدا کا نام ہی تو لینے آئے تھے اور انہوں نے کیسا شریفانہ رویہ اختیار کیا نہ جھگڑے نہ ہنگامہ آرا ہوئے چپ چاپ نماز پڑھی اور چل دیئے۔ کیا اس سے ان کی مظلومیت اور بھی زیادہ نمایاں تو نہیں ہو گئی؟

میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا تھا اور جب میں اپنی قیام گاہ کی طرف واپس ہوا۔ تو اسی طرح کی ایک تلخ یاد میرے دل کو بےچین کئے ہوئے تھی جس طرح کی تلخ یاد مسجد وزیر خاں سے واپس آتے ہوئے دل کی بے قراری کو بڑھا رہی تھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ وہ تلخی تو کچھ دنوں بعد فراموش ہو گئی۔ لیکن اس کی ٹیس دل بے قرار آج تک محسوس کر رہا ہے۔ (باقی)

## ہمتِ مرداں مددِ خدا

ہر احمدی مرد و عورت کا ایمان ہے اور ہونا چاہئیے کہ باوجودیکہ قادیان ہمارا پیارا مرکز ایک دفعہ ہم سے چھوٹ گیا ہے لیکن وہ ہمارا ہے اور ہم اسے ہر قیمت پر لے کر ہی دم لیں گے۔ لیکن اس کے لئے بہت زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس کے لئے جانوں کی قربانی دینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس کے لئے مالوں کی قربانی دینے کی ضرورت ہے۔ غرضیکہ حصول قادیان کے لئے ہمیں اپنا سب کچھ قربان کرنے کی ضرورت ہے۔ اس غرض کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بار بار حفاظت مرکز کے چندہ کی ادائیگی کے لئے تحریکیں کی ہیں اور اپنے خطبہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء میں حضور ارشاد فرماتے ہیں:۔

"پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنے فرائض کو سمجھیں اور اپنے وعدوں کو پورا کریں"

اپنے محبوب آقا کی فرمانبرداری کے لئے آپ کا فرض ہے کہ حفاظتِ مرکز کا چندہ جلد از جلد ارسال فرمائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔ ہمت ہمارا کام ہے۔ مدد کا بھروسہ خدا تعالےٰ پر رکھنا چاہیئے۔

نظارت بیت المال ربوہ

## بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کی فوری ضرورت

جامعہ احمدیہ میں انگلش پروفیسر کی اسامی خالی ہے۔ گریڈ تنخواہ ۹۰-۵-۱۵۰ ہے۔ گرانی الاؤنس حسب قواعد مقرر ہے۔ سلسلہ احمدیہ کے مرکز میں رہنے کے خواہشمند بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اصحاب فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ پر درخواستیں بھجوا دیں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ احمدنگر ربوہ جھنگ

## ایک مولوی فاضل مدرس کے لئے موقعہ

ضلع لائلپور میں ایک ہائی سکول میں عربک ٹیچر کے لئے جگہ خالی ہے۔ ترقی کرنے والے مولوی فاضل نوجوان کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ معلومات کے لئے پتہ ذیل پر ٹکٹ بھیج کر دریافت فرما سکتے ہیں۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ احمدنگر ربوہ۔ جھنگ

# اللہ تعالیٰ کے زندہ نشان

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر عباد الرحمٰن کے اعمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ کہ عباد الرحمٰن اپنے ازواج اور اولاد کے لئے دعاؤں میں مصروف رہتے ہیں اس اصول کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی اولاد کے لئے بہت دعائیں فرمائیں۔ جو کہ (حضرت) محمود کی آمین مطبوعہ ۷ جون ۱۸۹۷ء اور (حضرت مرزا) بشیر احمد (حضرت مرزا) شریف احمد اور (حضرت نواب) مبارکہ بیگم کی آمین مطبوعہ ۱۹۰۱ء ان ہر دو آمین میں، موجود ہیں۔ جو جماعت کے لئے بھی اسوہ حسنہ کا کام دیتی ہیں تا باقی دوست بھی انہی الفاظ میں حضرت مسیح موعود کی اولاد اور اپنی اولاد کے لئے بھی دعا کریں ان میں سے ایک دعا یہ ہے:-

نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا الم کا بے بسی کا
یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

اب اس شعر میں حضور نے (اپنے وقت واپسی) یعنی وصال سے قبل اس بات کی دعا فرمائی ہے کہ میں اپنے وصال سے قبل یہ دیکھ لوں۔ کہ میری اولاد جو نسل سیدہ ہے وہ سب متقی ہے۔- حضور کا وصال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا ۱۹۰۱ء اور ۱۹۰۸ء کے درمیان حضور نے اس بات کا اظہار فرمایا ہے۔ یا کہ نہیں کہ میری اولاد جو نسل سیدہ ہے وہ متقی ہے تو جب ہم رسالہ الوصیت جس کو حضور نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء میں شائع فرمایا دیکھتے ہیں۔ تو حضور فرماتے ہیں:-

"کوئی انسان اس قبرستان اور نظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں"

پھر حضور صفحہ ۲۲ پر فرماتے ہیں:-

"کہ میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا گیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجا لانا ہوگا۔"

ان شرائط میں تیسری شرط یہ ہے

"۳۔ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

مندرجہ بالا اقتباسات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وصیت کا انتظام حسب وحی الٰہی ہے اور کوئی بدعت نہیں۔ اس میں داخل ہونیوالی شرائط میں سے تیسری شرط یہ ہے کہ وصیت کرنے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو۔

اب اس اقتباس کی موجودگی میں اگر کوئی ہستی یا ہستیاں وصیت کرنے سے مستثنیٰ کی گئی ہوں تو وہ یقیناً متقی ہستیاں ہیں۔ جن کے تقویٰ اور طہارت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں ہی مشاہدہ کر لیا ہے۔ چنانچہ آپ اسی رسالہ الوصیت کے ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت جو جنوری ۱۹۰۶ء میں شائع کیا گیا ہے فرماتے ہیں

"رسالہ الوصیت کے متعلق چند ضروری امر قابل اشاعت ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں"

ان میں بیسواں امر یہ ہے

(۲۰) "میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے باقی ہر ایک مرد ہو۔ یا عورت ہو۔ اس کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا"

تو اس استثناء کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وجود کے ساتھ ہی حضرت ام المومنین ایدہا اللہ تعالیٰ بنصرہ۔ اور نسل سیدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیوہ نواب محمد علی خاں صاحب رضی اللہ اور حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بیگم نواب عبد اللہ خاں صاحب کو وصیت کرنے سے مستثنیٰ کر کے اسبات کا اظہار کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو وفات سے پہلے اپنی ساری اولاد کا متقی ہونا ظاہر فرما دیا تھا۔ بلکہ یہاں تک فرما دیا "اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا"۔ گویا لوگ ان پنج تن پاک کے متقی نہ ہونے کی شکایت کرتے ہیں۔ وہ منافق ہیں اور زمانہ کی رفتار نے بھی یہ بات ثابت کر دی ہے۔ کہ جن اپنے یا بیگانوں نے ان پنج تن پاک آیت اللہ پر اعتراض کے آوازے کسے ہیں۔ ان کی اپنی اولاد روحانی مقام سے بہت دور جا پڑی ہیں۔

پس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پانچوں وجودوں کو جو زندہ متحرک نشان ہیں اور نمین مردوں کیلئے اور دو عورتوں کے لئے اور حضرت ام المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا سایہ ہم پر بہت لمبے عرصہ تک رکھے۔ آمین۔

---



## دفتر داخل کی جانیوالی وصایا

مندرجہ ذیل وصایا قاعدہ ۱۵ الف کے ماتحت داخل دفتر کی گئی ہیں ان میں سے اگر کسی نے وصیت جاری رکھنی ہو۔ تو نئی وصیت کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ شریف احمد صاحب چک ۳۲۲ ضلع لائل پور — ۷۸۵۰
ملک عبد الخالق صاحب کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ — ۸۲۱۳
فضل الٰہی صاحب ولد میاں احمد دین صاحب سکنہ کوٹڑہ ضلع رسول گجرات

## حکومت اسرائیل کو اقتصادی طور پر تباہ کیا جا سکتا ہے

### وزیر اقتصادیات عراق کا بیان

بغداد ۷ر اکتوبر جب ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا وہ اسرائیل کو اقتصادی طور پر تباہ کرنا ممکن سمجھتے ہیں اور اگر ایسا سمجھتے ہیں تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے بہترین طریقے کیا ہیں تو عراق کے وزیر اقتصادیات ڈاکٹر ضیاء جعفر نے سٹار کو بتایا کہ فلسطین ایک زراعتی ملک ہے۔ اس کی پیداوار کے امکانات محدود ہیں اور اس کی آبادی اتنی تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ وہاں کی پیداوار مکتفی نہیں ہو سکتی۔

انہوں نے کہا کہ صہیونیوں کی روزی کا انحصار غیر ملکی مالی امداد پر ہے اور توقع ہے کہ آبادی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ان کی دشواریوں میں بھی اضافہ ہوتا جائے گا بشرطیکہ ان کی پیداوار مشرق وسطی میں فروخت نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یقین ہے کہ اسرائیل کو اقتصادی طور پر تباہ کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ عرب ممالک یہودی اشیاء نہ خریدیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ یہودیوں کی بڑھتی ہوئی آبادی ... اسرائیل کو مفلس بنا دی جائے گی اور وہ اپنے پیروں پر کھڑا نہ ہو سکے گا۔ اسرائیل مشرق وسطی کے بازار پر قبضہ کرنے کے لئے خارجی بینکوں کی مدد سے بڑی بڑی صنعتیں قائم کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ اس مقابلہ میں عرب حکومتوں کو اپنی قومی صنعتوں کو ترقی دینے کی کوشش اٹھا نہ رکھنی چاہیئے اور اس طرح یہودی مال کا بالکل بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔ اس کارروائی سے اسرائیل انتہائی شدید دشواریوں میں پھنس جائے گا۔ (اسٹار)

## امریکہ یوگوسلاویہ کو پوری فوجی امداد دیگا

لیک سکسس ۷ر اکتوبر۔ کل رات واشنگٹن کے اعلیٰ ترین حلقوں میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگر سرخ فوج نے یوگوسلاویہ پر حملہ کیا تو امریکہ اسلحہ وغیرہ سے یوگوسلاویہ کی پورے طور پر مدد کرے گا۔

اگر یوگوسلاویہ میں کوئی نازک فوجی حادثہ پیش آیا تو امریکہ شورش کو بلقان میں ہی محدود کرنے کی کوشش کرے گا۔ یہاں یہ یقین کیا جا رہا ہے کہ یوگوسلاویہ کے پاس ۵ لاکھ سپاہی ہیں جو روسی فوجوں کی کمک نہ ہونے کی صورت میں ہنگری۔ رومانیہ اور بلغاریہ کی فوجوں کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں

روسی حملہ کی شکل میں تینوں کی اسلحہ سے مدد کرنے کا فیصلہ امریکہ کے مجلس تحفظ میں یوگوسلاویہ کی امیدواری کی حمایت کے اعلان سے قبل کیا گیا تھا۔ یوگوسلاویہ کی امیدواری کا مقابلہ روسی امیدوار چیکوسلاویکیا کر رہا ہے۔

بلغراد میں مقیم غیر ملکی مبصرین سرخ فوج کے حملہ کو اب بھی ممکن نہیں سمجھتے ہیں تمام ممکنات

## شام میں سونے کی قیمت کم ہوگئی

دمشق ۷ر اکتوبر۔ حکومت کے مجریہ سرکاری اعلان سے کہ ملک کی کرنسی کی قیمت نہ گرائی جائے گی سونے کی قیمت گر گئی۔ پہلے طلائی اشرفی کی قیمت ۴۷۱۰ پیاسٹر تھی۔ اب اس کی قیمت ۴۲۵۰ پیاسٹر رہ گئی مصری پونڈ کی قیمت ۸۷۵ پیاسٹر فلسطین پونڈ کی ۷۳۵ پیاسٹر۔ عراقی دینار ۸۲۵ پیاسٹر ڈالر کی ۳۲۵ پیاسٹر ہے۔ اسٹار

## برطانیہ کی غذائی حالت

لنڈن ۷ر اکتوبر۔ برطانوی کسان اس سال ۲۵ کروڑ ایکڑ میں گیہوں بونے کا ارادہ کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ برطانیہ کینیڈا کے مقابلہ میں زیادہ سستا گیہوں فروخت کرتا ہے۔ برطانیہ میں ۴۳ لاکھ ٹن سالانہ گیہوں کی فروخت ہوتی ہے۔ (اسٹار)

## آسٹریلیا میں پاکستانی طلباء

کینبرا ۷ر اگست۔ آسٹریلوی یونیورسٹیوں کی اطلاع ہے کہ وہاں پاکستان۔ ہندوستان اور دوسرے ایشیائی ملکوں سے آنے والے طلباء کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ مغربی آسٹریلیا کی برتھ یونیورسٹی اور ٹکنیکل کالج میں سب سے زیادہ طلباء ایشیائی ملکوں سے آئے ہیں۔ برتھ کا سا حال آسٹریلیا کے دوسرے علاقوں میں بھی ہے۔ ۶ ریاستوں کے دارالحکومتوں میں آجکل پاکستان ہندوستان اور دوسرے ایشیائی ملکوں سے آمدہ طلباء کی کافی تعداد موجود ہے۔ لیکن ایشیائی باشندوں کے لئے برتھ کی کشش گھر سے قربت کی وجہ سے بھی ہے۔ وہاں اخراجات کم ہیں اور رہنے اور تعلیم کی آسانیاں بہت عمدہ ہیں آب و ہوا بھی اچھی ہے اور موسم تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ مغربی آسٹریلیا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہاں تعلیم مفت ہوتی ہے طالب علم کے بجٹ پر اس کا زیادہ اثر نہیں پڑتا۔ (اسٹار)

---

مسٹر بیون اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین اچیسن نے غور و خوض اور بحث و تمحیص کر لی ہے۔ اس دوران میں روسی مختلف نمائندوں سے یوگوسلاویہ کو ووٹ نہ دینے کی درخواست کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

## تجارتی پابندیوں کا مناسب انضباط امن عالم کا سب سے بڑا ضامن ہے

نیویارک ۷ر اکتوبر۔ "بین الاقوامی کاروباری مشین" کے صدر تھامسن جے واٹسن نے "دنیا کے اقوام متحدہ" کی اکتوبر کی اشاعت میں تحریر کیا ہے کہ امن عالم کے لئے سب سے بڑی ضمانت ٹھوس اقتصادی پالیسیاں اور تجارتی پابندیوں کا مناسب انضباط ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ درآمد اور برآمد پر امریکہ کا انحصار اتنا اہم ہے کہ اگر دنیا کے معمولی تجارتی تعلقات میں کوئی معمولی سا بھی رخنہ پڑا تو امریکہ کا معیار زندگی گر جائیگا۔

مسٹر واٹسن نے اس بات پر زور دیا ہے کہ سب ملکوں کو سیاسی اقتصادی۔ مجلسی اور دوسری پالیسیوں کو ترقی دینی چاہیئے جن کی مدد سے ایک ایسی دنیا پیدا کی جا سکے جس میں ہر ملک اور اس کے باشندے آزادی خود مختاری سے رہ سکیں۔ اور جس میں ہر ملک دوسرے تمام ملکوں اور ان کے باشندوں کے حقوق کا احترام کیا جائے۔ (اسٹار)

## ایک لاکھ حاجیوں نے فریضہ حج ادا کیا

کراچی ۷ر اکتوبر۔ سعودی عرب کے سفارتی ... میں موصول شدہ تاروں سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال کوئی وبا نہیں پھیلی اور عام طور پر تمام حاجیوں کی صحت اچھی رہی۔ اس سال کل ۹۶ حاجی فوت ہوئے جن میں سے ۹۰ معمولی بیماریوں اور بڑھاپے کی وجہ سے فوت ہوئے۔ اور باقی لو لگنے سے۔ (اسٹار)

## ساتویں صدی کا کلیسا برآمد ہوا!

لنڈن ۷ر اکتوبر ۴۹ء۔ ... وسمرسٹ میں ... سنیھپال کے میں ... کھدائی کے نتیجہ میں ایک قبرستان برآمد ہوا ہے غالباً یہ ... قبرستان ہے۔ جہاں سیکس نسل کے کئی بادشاہوں کو دفن کیا گیا۔ ... کے میدان میں ... نے گرا کے کھنڈرات سے ڈھکا ہوا ساتویں صدی کے ... کلیسا کے نشانات نکلے ہیں۔ اس کلیسا کا ... کلیسا کے فرش سے ۴½ فٹ نیچے ہے اور اس کی موجودگی کا اظہار ایک مزدور کے کھرپہ سے ہوا۔ (اسٹار)

## چمن چنگی کے روپیہ میں غبن

کوئٹہ ۷ر اکتوبر۔ گذشتہ ہفتہ جب کوئٹہ کا اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ "چمن بازار فنڈ" کے نام سے مشہور چنگی کے روپیہ خورد برد کرنے کی مبینہ اطلاع کی تحقیقات کرنے چمن گیا تو نتیجہ میں چمن کے چنگی کے دفتر کا ایک سپروائزر ایک ہیڈ کلرک اور چار کلرکوں کو معطل کر دیا گیا۔ معاملہ پولیس کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ (اسٹار)

## کیوبہ کھانڈ کا نرخ!

لاہور ۷ر اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب لائل پور نے سمندری کے لئے "کیوبہ" کھانڈ کے تھوک و پرچون نرخ بالترتیب ۳۹ روپیہ ۱ آنہ ¾ ۹ پائی و ۳۹ روپیہ ۹ آنہ ¾ ۹ پائی فی من مقرر کئے ہیں سمندری کے نواحی دیہاتی علاقوں کے لئے باربرداری کا واجبی خرچہ ان نرخوں کے علاوہ ہوگا۔

## اطلاع

شیخ عبدالوحید صاحب گوندل نے بجائے مسٹر محمد لون جنجوعہ نے بحیثیت اسسٹنٹ راشننگ کنٹرولر لاہور چارج لے لیا ہے۔

## سندھ کے چیف انجینئر کا پاکستان سے اخراج

کراچی ۷ر اکتوبر۔ حیدرآباد سندھ میں الیکٹرک پاور ہاؤس کے چیف انجینئر رسیل کو پاکستان کے خلاف معاندانہ کارروائیوں کی بنا پر پاکستان سے نکال دیا گیا ہے۔

## ایران اور عراق کیلئے روسی گندم

طہران ۷ر اکتوبر۔ ایران اور روس کے مابین ایک معاہدہ کے مطابق روس ایرانی تاجروں کو ایک لاکھ ٹن گندم بعوض ۴۳ پونڈ سٹرلنگ ۶ شلنگ فی ٹن مہیا کرے گا۔

عراق سے بھی سات ہزار پانچ سو ٹن گندم کے لئے معاہدہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ ایران میں شدید غذائی قلت پیدا ہو چکی ہے۔ علاوہ اس کے حال ہی میں روس کینیڈا امریکہ پاکستان اور عراق سے اڑھائی لاکھ ٹن گندم درآمد کی ہے۔

## "سندھ آبزرور" کے پانچ سینئر ایڈیٹر گرفتار کر لئے گئے

کراچی ۷ر اکتوبر۔ آج شام کراچی کے انگریزی روزنامہ "سندھ آبزرور" کے پانچ سینئر ایڈیٹر گرفتار کر لئے گئے۔ انہوں نے کل سے ہڑتال شروع کر رکھی تھی جس کے بعد آج صبح اخبار شائع نہ ہو سکا۔ آج اخبار کے چیف ایڈیٹر پیر علی محمد راشدی نے انہیں گرفتار کرا دیا۔ ہڑتال کی ابتدا اخبار کے جنرل منیجر مسٹر اجمل رمانی کی طرف سے ایک ایڈیٹر کے خلاف دشنام طرازی سے ہوئی۔ اس ایڈیٹر نے پولیس میں یہ رپورٹ درج کرائی ہے کہ اجمل رمانی نے اس پر مجرمانہ حملہ بھی کیا۔

آج صبح سندھ یونین آف جرنلسٹس کی مجلس عاملہ نے ایک قرارداد منظور کی جس میں جنرل منیجر کے اقدام کی پرزور مذمت کی گئی۔ اور اخبار کے ملازمین کو ہڑتال جاری رکھنے کا اختیار دیا۔ مجلس عاملہ نے اجمل رمانی کی فوری برطرفی کے علاوہ یہ مطالبہ کیا کہ یہ یقین دلایا جائے کہ جنرل منیجر اصولاً ایڈیٹوریل سٹاف کے کام میں آئندہ ایڈیٹر کی وساطت کے بغیر کبھی مداخلت نہیں کرے گا۔